ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

جمادی الاولی ۱۳۹۰ ہجری قمری
وفا ۱۳۴۹ ہجری شمسی
جولائی ۱۹۷۰ عیسوی

ایڈیٹر
نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز اپنے حالیہ دورہ مغربی افریقہ کے دوران غانا میں ایک مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کے بعد خطاب فرما رہے ہیں۔ ہزاروں لوگوں نے اس تقریب میں شرکت کی۔ حضور کے دائیں جانب مولوی عطاءاللہ صاحب کلیم بیٹھے ہیں۔ چیکوسلواکیا، مالی اور پاکستان کے سفراء صوفہ پر بیٹھے دکھائی دے رہے ہیں۔

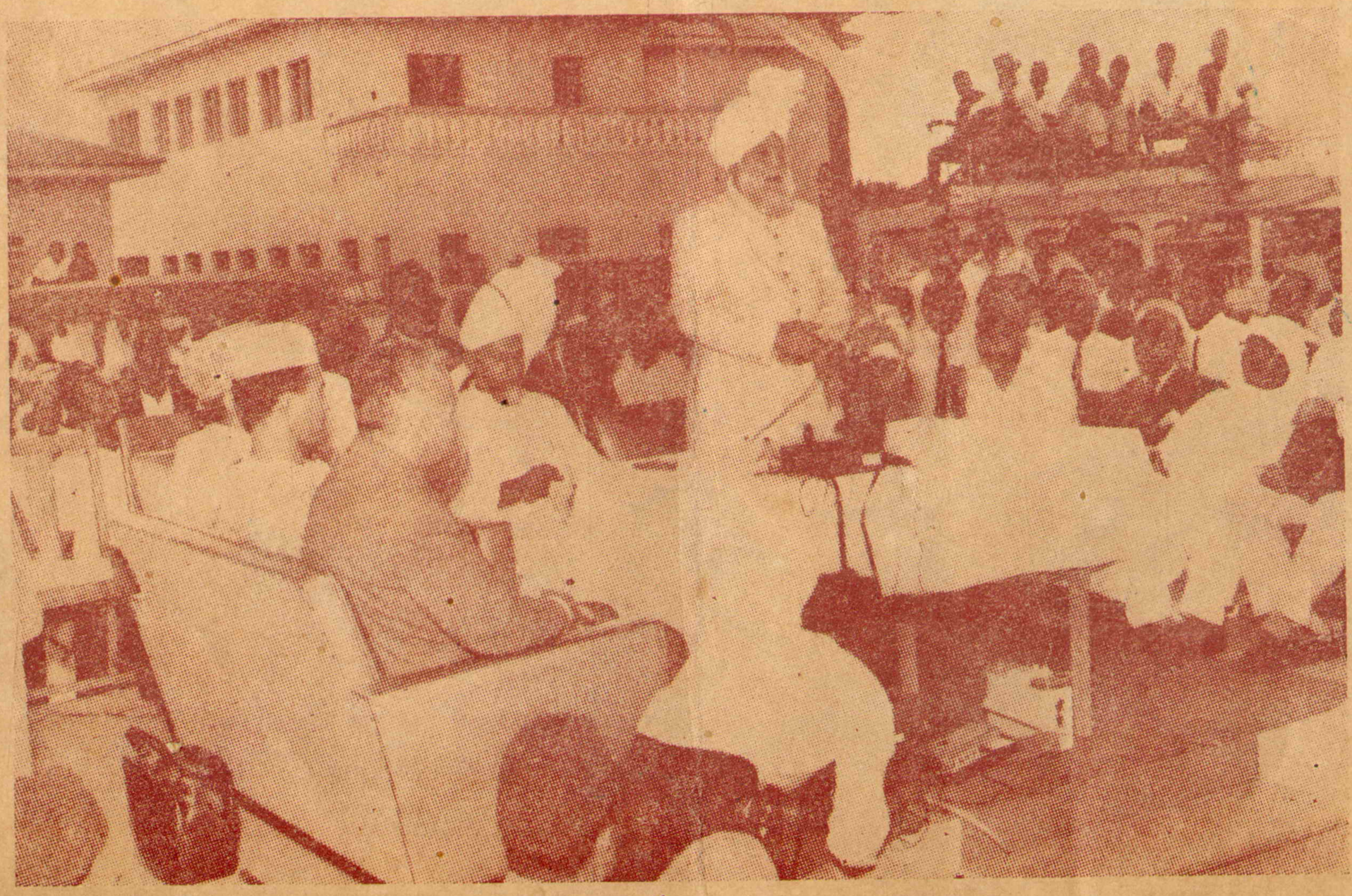

Hazrat Khalifatul Masih III is addressing a gathering of thousands who attended the laying of foundation stone function of the Ahmadiyya Mosque in Accra (Ghana) during his recent visit to West Africa. Sitting on his right is Alhaj Maulvi A. U. Kaleem, missionary incharge of Ghana. The Ambassadors of Czechoslovakia, Mali and the High Commissioner for Pakistan are seen sitting on a sofa.

اپنے لاڈلے کے درخشاں مستقبل کے لئے...

بچپن کی اپنائی ہوئی عادتیں ہمیشہ کے لئے نقش ہو جاتی ہیں۔
اس لئے ہمیشہ اپنے بچے کو ایسے سبق دیجئے جو آئندہ اس کے لئے ترقی اور کامیابی کا باعث بنیں۔
بہتر مستقبل کے لئے اپنے بچے کا سیونگز اکاؤنٹ UBL میں کھلوایئے اور بچت کا سنہری سبق دیجئے۔

پاکستان میں ۵۰۰ سے زائد شاخیں۔ بیرونی شاخیں:۔ لندن، برمنگھم، شیفیلڈ، بریڈفورڈ، بحرین، العین، ابوظہبی اور دوبئی۔
لبنان اور سوئٹزرلینڈ میں ذیلی ادارے۔ کراچی، ڈھاکہ اور راولپنڈی میں کمپیوٹر ہیورو۔ لاہور اور چٹاگانگ میں شاخیات کے مخصوص مراکز۔

دی یونین بینک لمیٹڈ — یونائیٹڈ بینک کا ایک ذیلی ادارہ۔

یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ

UBL

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

وفا ۱۳۴۹ہش

(جولائی ۱۹۷۰ء)

ایڈیٹر
نسیم سیفی

سالانہ چندہ: ۲ روپے ؛ فی پرچہ: ۲۰ پیسے

۱۔ خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر فرمایا کریں۔

۲۔ پرچہ نہ ملنے کی اطلاع ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک بھجوانے سے پرچہ دوبارہ بھیجا جاسکتا ہے۔

۳۔ چندہ اپنی جماعت میں دیگر چندوں کے ساتھ ادا کیا جاسکتا ہے البتہ ہمیں اطلاع ضرور دیں کہ ادائیگی کر دی گئی ہے۔

۴۔ جملہ خط و کتابت بنام مینیجنگ ایڈیٹر ہونی چاہیئے۔

ترتیب

- ایک انقلابی خدائی تحریک (اداریہ) صـ۲
- نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے قیام کا اعلان ۳
- نوجوان طلبہ کے نام ضروری پیغام ۷
- ایک مجاہدِ اسلام کے ساتھ ۱۰
- درد میرے لئے سامانِ ضیافت ہی رہا (نظم) ۱۶
- پھول (نظم) ۱۷
- تجرّد کے خلاف احتجاج ۱۸
- الفاق و اتحاد کی خاطر ۲۱
- اشتہارات ۲۲

پبلشر :- عبداللطیف خان

مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت :- دفتر ماہنامہ تحریکِ جدید

دفاتر تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

تاریخ اشاعت :- ہر ماہ کی پانچ تاریخ

کتابت :- حمید الدین

آپ کا چندہ کب ختم ہوتا ہے؟ یہ بات آپ کے رسالہ کے ریپر پہ درج ہوتی ہے۔ اگر آپ کا چندہ ختم ہو چکا ہے تو جلد ادا فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۶ | ماہنامہ تحریک جدید ربوہ | شمارہ ۷

وفا ۱۳۴۹ ہش

(جولائی ۱۹۷۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اداریہ

ایک انقلابی خدائی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مغربی افریقہ کے نہایت کامیاب دورے کی تکمیل کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سلسلہ کے عالمگیر مرکز میں بخیر و عافیت واپس تشریف لا چکے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا یہ دورہ ہر جہت سے نہ صرف اپنوں کی نظر میں بلکہ غیروں کی نظر میں بھی انتہائی دُور رس نتائج کا حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی قبولیت کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ اِس دورے کے دوران اللہ تعالیٰ نے حضور کے دل پر ایک ایسی سکیم کا القاء فرمایا جس نے فوری طور پر اپنی اہمیت کے مختلف پہلوؤں کو روزِ روشن کی طرح ظاہر کرنا شروع کر دیا ہے۔ مغربی افریقہ میں مزید طبی مراکز اور سکولوں کے اجراء کے لئے ضروری اقدامات کے سلسلہ میں مجاہدانہ سرگرمیاں اِس سکیم کا لازمی جزو ہیں۔ روپے کی فراہمی کا جو طریق حضور ایدہ اللہ نے مقرر فرمایا ہے اس کی تفصیل اِس پرچہ میں قارئینِ کرام کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے۔ کام کرنے والوں کے متعلق حضور کا ارشاد ہے کہ فی الحال کم از کم تیس ڈاکٹر (ایم۔بی۔بی۔ایس) اور اسّی اساتذہ (بی۔اے — بی۔ایس سی / بی ایڈ) درکار ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ کوائف رکھنے والے احباب بلا تاخیر اپنے نام حضور کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِس سکیم کو احسن طریق پر چلانے کی توفیق دے کیونکہ اِس کے ذریعے کم سے کم وقت میں مغربی افریقہ میں ایک رُوحانی اور علمی انقلاب برپا کیا جا سکتا ہے۔ آمین۔

خاص خدائی تحریک کے ماتحت مغربی افریقہ میں نئے سکول اور طبّی مراکز کھولنے کیلئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے قیام کا اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۲۔ ماہِ احسان ۱۳۴۹ ہش مطابق ۱۲۔ جون ۱۹۷۰ء مسجد مبارک میں ایک معرکۃ الآراء خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے (جو پونے دو گھنٹے تک جاری رہا) خاص خدائی تحریک کے ماتحت مغربی افریقہ میں نئے سکول اور طبّی امداد کے نئے مراکز کھولنے کے لئے "**نصرت جہاں ریزرو فنڈ**" کے قیام کا اعلان فرمایا ہے اور مخلصینِ جماعت کو اِس فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے اور ایک خاص سکیم کے ماتحت مالی قربانیاں پیش کرنے کی تحریک فرمائی ہے۔ اِس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:۔

"پاکستان کے مخلصین کے لئے مَیں نے یہ سکیم اللہ تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت بنائی ہے اور اِس امر کے باوجود بنائی ہے کہ پاکستان میں فارن ایکس چینج کی تنگی رہتی ہے اور ہمیں باہر بھیجنے کے لئے ایکس چینج نہیں ملتا اور ہم قانون کی پوری پوری پابندی کرتے ہوئے روپیہ باہر بھیجنے سے قاصر رہتے ہیں۔ اِس کے باوجود مَیں یہ اپیل کر رہا ہوں اور اِس یقین کے ساتھ کر رہا ہوں کہ آپ انشاء اللہ تعالیٰ قربانی دیں گے اِس لئے کہ اُس خدا نے جو ہمیں قربانیاں پیش کرنے کے لئے کہتا ہے اور پھر خود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے میرے دل میں بڑی شدّت کے ساتھ یہ ڈالا ہے کہ تُو میرے لئے، میرے دین کی عظمت کے قیام کے لئے، محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیار کو دلوں میں قائم کرنے کے لئے اِس جماعت سے قربانیاں مانگ اور وہ تیری آواز پر لبیک کہتے ہوئے قربانیاں دے گی۔ دوسرے ملکوں میں اسلام کی سربلندی کے لئے ہمیں یہاں قربانیاں دینی پڑیں گی۔ وہ خدا ایسے سامان پیدا کر دے گا کہ فارن ایکس چینج کی سہولتیں پیدا ہو جائیں اور یہی حکومت جو آج فارن ایکس چینج نہیں دے رہی کل دینے لگ جائے۔ حالات بدل جاتے ہیں اور ایک رات میں بدل جاتے ہیں۔ جس صُبح مَیں یہ دیکھوں کہ حالات بدل گئے ہیں اور آج ہی مَیں رقم باہر بھیج سکتا ہوں وہ صُبح ایسی نہیں ہونی چاہیئے کہ مَیں اعلان اور رقموں کی وصولی کا انتظار کروں۔ میرے پاس وہ رقم خزانے میں موجود ہونی چاہیئے۔ جس صُبح کو مَیں یہ پاؤں کہ آج سُورج ایسے حالات لے کر طلوع ہُوا ہے کہ ہمارے لئے روپیہ باہر بھیجنے کی سہولت ہے قبل اِس کے کہ دفاتر بند ہوں وہ روپیہ باہر چلا جائے۔ اب چلنے کا وقت نہیں رہا اب دوڑنے کا وقت آگیا ہے۔ پھر یہ بھی ہے کہ اِس سلسلہ میں بہت سے کام ہمیں یہاں کرنے ہیں اور ان پر یہاں روپیہ خرچ کرنا ہے۔ مثلاً کتابیں شائع کرنی ہیں۔ اِسی طرح اَور دوسرے کام ہیں جو یہاں ہی انجام پائیں گے اور ان پر روپیہ خرچ ہوگا۔ اِس لئے

پاکستانی جماعتوں میں سے مجھے دو سَو ایسے مخلصین کی ضرورت ہے جو پانچ ہزار روپیہ فی کس یا اِس سے زائد جتنی خدا انہیں توفیق دے اِس فنڈ میں ادا کرنے کا وعدہ کریں۔ اِس میں سے ہر وعدہ کنندہ دوست کو دو ہزار روپیہ فوری طور پر (جس سے میری مراد زیادہ سے زیادہ اِس سال نومبر تک ہے) ادا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرنا ہوگا۔ باقی تین ہزار کی رقم وہ اپنی سہولت کے مطابق تین سال کے اندر ادا کر سکیں گے۔

اِسی طرح مجھے دو سو ایسے مخلصین کی ضرورت ہے جو کم از کم دو ہزار روپیہ فی کس ادا کرنے کا وعدہ کریں۔ اِس میں سے انہیں ایک ہزار روپیہ فوری طور پر یعنی زیادہ سے زیادہ نومبر تک ادا کرنا ہوگا۔ باقی ایک ہزار روپیہ وہ آئندہ تین سال میں اپنی سہولت کے مطابق ادا کریں گے۔

اِس کے علاوہ مجھے ایک ہزار ایسے مخلصین کی ضرورت ہے جو کم از کم پانچ سو روپے فی کس ادا کرنے کا وعدہ کریں۔ ان میں سے انہیں دو سو روپے فوری طور پر یعنی زیادہ سے زیادہ نومبر تک ادا کرنا ہوں گے۔ وہ باقی تین سو روپے آئندہ تین سال میں ادا کریں گے۔

اِن چودہ سو وعدہ کنندگان کے علاوہ جو احباب پانچ سو روپے سے کم رقم دینا چاہیں ان سے وعدے نہیں لئے جائیں گے البتہ وہ حسبِ توفیق رقم ادا کر سکیں گے۔ اِس غرض کے ماتحت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے نام سے ایک الگ مَد کھول دی گئی ہے وہ جو رقم بھی حسبِ توفیق دینا چاہیں براہِ راست اِس مَد میں جمع کرا دیں۔ اور جوں جوں خدا توفیق دیتا جائے وہ اِس مَد میں رقم جمع کراتے جائیں اور خزانہ سے رسید حاصل کرتے رہیں۔ لیکن ساتھ کے ساتھ مجھے بھی ضرور اطلاع دیں تاکہ مَیں ان کے لئے دعا کروں کہ خدا ان کی قربانی کو قبول فرمائے۔

اِس لحاظ سے ایک دفتر پانچ ہزار یا اس سے زائد رقم ادا کرنے والوں کا ہوگا۔ دوسرا دفتر دو ہزار سے ۴۹۹ روپے تک رقم ادا کرنے والوں کا ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیسرا دفتر۔/۵۰۰ روپے سے۔/۱۹۹۹ روپے ادا کرنے والوں کا ہوگا۔

چوتھا دفتر یا زمرہ ان لوگوں کا ہوگا جو پانچ سو روپے سے کم رقم ادا کریں گے ان سے وعدہ نہیں لیا جائے گا وہ براہِ راست خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں رقم جمع کرائیں گے۔ سو گویا پہلے تین دفتروں کی طرح تو کاغذوں میں اِس دفتر کا وجود نہیں ہوگا۔ البتہ ایسے احباب کی طرف سے جمع ہونے والی رقوم کو اِس مَد میں محسوب ضرور کیا جائے گا۔ انہیں چاہیئے کہ جب بھی وہ اِس مَد میں کوئی رقم جمع کرائیں تو اس کی اطلاع مجھے ضرور دیں تاکہ مَیں ان کے لئے دعا کروں اور ان کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا طالب ہوں۔" (اب حضور ایدہ اللہ نے دفتر کے لفظ کو صف میں تبدیل فرما دیا ہے)۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی علالت اور درخواستِ دعا

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریکِ جدید حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہمراہ مغربی افریقہ تشریف لے گئے تھے واپسی پر لندن میں آپ کو کار کا ایک حادثہ پیش آگیا۔ آپ کی کار گرین لائٹ ملنے پر چوک عبور کر رہی تھی کہ ریڈ لائٹ کی طرف سے دو کاریں آپ کی کار سے ٹکرا گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ کو شدید چوٹ یا فریکچر سے محفوظ رکھا لیکن اِس حادثہ کے نتیجہ میں آپ کے دماغ کو بہت سخت جھٹکا لگا ہے اور آپ اِن دنوں ربوہ میں صاحبِ فراش ہیں۔

تازہ اطلاع مظہر ہے کہ حادثہ کا اثر اب تک خاصا شدید ہے اور طبیعت میں کوئی فرق نہیں پڑا بلکہ سر درد شدّت کے ساتھ شروع ہو گئی ہے اور بڑھتی جا رہی ہے۔ کمر کے علاوہ ٹانگوں میں بھی درد ہے جو بعض اوقات شدّت اختیار کر لیتی ہے۔ نیند بالکل نہیں آتی۔ یہ سب علامات ایسی ہیں جن کی وجہ سے فکر ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور الحاح سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے شفاءِ کامل وعاجل عطا فرمائے اور خدمتِ سلسلہ کی بیش از پیش توفیق دے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوجوان طلبہ کے نام ضروری پیغام

خواص الاشیاء دریافت کرنے کا سفر کبھی ختم نہیں ہو سکتا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے حالیہ دورہ مغربی افریقہ کے دوران ۱۳ اپریل ۱۹۷۰ء کو نائیجیریا کے شہر ابادان میں ایک معرکۃ الآراء خطاب فرمایا۔ اس کے ایک نہایت اہم حصّہ کا اُردو ترجمہ ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے :-

"ہمارا علومِ جدیدہ کی رسمی اور روایتی تقسیم سے زیادہ متاثر ہونا سُود مند نہیں ہے۔ ہمیں اِن علوم کا اپنے مخصوص طریق سے جائزہ لینا چاہیئے۔ ہمیں اگر موقع ملے تو ایسے علوم منتخب کرنے چاہئیں جو انسان سے بہ ہیئتِ مجموعی واقفیت پیدا کرنے والے ہوں۔ یعنی جن سے انسان کی صلاحیّتوں، دلچسپیوں، امنگوں ذمّہ داریوں اور فرائض وغیرہ سے آگاہی حاصل ہوتی ہو۔ حتیٰ کہ ہمیں ایسے علوم اور کتب کے مطالعہ کو بھی ترجیح دینی چاہیئے جو ہم میں اگلے جہان کی زندگی کے متعلق فکرمندی پیدا کرنے والے ہوں۔ اگر ہم حصولِ علم کی جدّوجہد کے متعلق اپنے نظریہ اور رویہ کی اِس طرح اصلاح کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے تو پھر ہمیں بہت جلد یہ احساس ہو جائے گا کہ اِس دنیا کی زندگی حیاۃ الآخرہ کے مقابلہ میں کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتی حتیٰ کہ ان میں تقابل کے لئے پہاڑ اور رائی کی مثال بھی یکسر ناکافی ہے۔ اِس حقیقت سے آگاہ ہونے کے بعد وقتی مفادات، باہمی جھگڑوں، نفرت و حقارت اور ایک دوسرے کو گرانے کے متعلق ہمارے نقطۂ نظر میں ایک انقلاب آئے بغیر نہیں رہتا۔ اِس ایمان و یقین کو اپنانے سے دُنیا بھر کی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنیوالے نوجوانوں کی حصولِ علم کی جدّوجہد میں ایک نئی کیفیّت، ایک نئی وسعت اور ایک نئی گہرائی و گیرائی پیدا ہو سکتی ہے۔ ابھی ہم اِس حقیقت سے پُوری طرح باخبر نہیں ہیں کہ اِس دُنیا کی تمام اشیاء اپنے اندر غیر محدود خواص اور غیر محدود قوتیں رکھتی ہیں۔ اگر علم کی اور خواص الاشیاء معلوم کرنے کی دوڑ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں ہم کسی نہ کسی وجہ سے پیچھے رہ گئے ہیں تو پھر ہمیں محض اِس بناء پر ہمّت ہارنے کی ضرورت نہیں۔ ہمیں ہرگز یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ ہر اہم بات دریافت کی جا چکی ہے اور اب کوئی ایسی اہم بات باقی نہیں ہے جسے ہم دریافت کریں یا کر سکیں۔ ایک حقیقی سائنسدان جس نے نیچر کی لامحدود وسعتوں اور ان لامحدود خواص کا جو نیچر کی جملہ اشیاء میں ودیعت کئے گئے ہیں کچھ بھی مطالعہ کیا ہے نہ کبھی ایسی بات سوچے گا اور نہ کبھی اسے زبان پر لائے گا۔ سائنس کے صرف کم تر اور گھٹیا درجہ کے طلباء ہی ایسی بات سوچ سکتے اور زبان پر لا سکتے ہیں۔ کم تر درجہ کے ایسے سائنسدانوں کو جاننا اور یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمارے خالق و مالک خدا کی بنائی ہوئی کائنات اپنی وسعت کے لحاظ سے غیر محدود ہے اور اس کی پیدا کردہ جملہ اشیاء کے خواص اور طاقتوں کی بھی کوئی انتہاء نہیں ہے اور یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی غیر محدود طاقتوں اور صفات کے ایک جلوہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ خواص الاشیاء دریافت کرنے کا سفر کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔

لہٰذا میرا پیغام یہ ہے کہ اپنی پوری ہمّت اور پوری طاقت کو مجتمع کر کے علمی تحقیق میں لگ جاؤ۔ ماضی میں جو کچھ بھی دریافتیں ہو چکی ہیں تمہارے لئے ان سے کہیں بڑھ کر دریافت کرنے کا ابھی موقع ہے۔ اور ہمیشہ رہے گا۔ تمہارے لئے علمی تحقیق کے میدان میں اپنے جوہر دکھانے کے لئے بہت کچھ محفوظ ہے بلکہ اتنا کچھ محفوظ ہے کہ تم اسے تصوّر میں بھی نہیں لا سکتے۔ دعا کی اہمیت اور اللہ تعالیٰ کی غیر محدود صفات اور قدرتوں سے آگاہ ہونے کے نتیجہ میں اِس وقت جو علم تم حاصل کرو گے وہ نہ صرف پہلے کی نسبت زیادہ وسیع اور عمیق ہوگا بلکہ وہ زیادہ بامعنی اور بامقصد ہوگا اور تخلیقِ کائنات کے عظیم مقصد سے زیادہ مطابقت اور ہم آہنگی رکھنے والا ہوگا اور اِس طرح ہمارے خالق و مالک، ہمارے آقا اور ہمارے معبودِ حقیقی کی رضا اور خوشنودی پر منتج ہو کر صحیح معنوں میں فائز المرام کرنیوالا ہوگا۔

پس علمی ترقی کی جدّ و جہد میں دعا کی اہمیت اور اس کی برکات ۔۔۔۔ پر سنجیدگی سے غور کرو اور یاد رکھو کہ دُعا اُس وقت تک اپنے کمال کو نہیں پہنچتی جبتک کہ خدا تعالیٰ کی جو آسمانوں اور زمین اور ان میں موجود ہر شَے کا خالق و مالک اور پرورش کرنے والا ہے، صحیح معرفت حاصل نہ ہو۔ میری یہی نصیحت ہے کہ اُس کی طرف جُھکو اور ضرور جُھکو خواہ ابھی تمہیں کامل معرفت حاصل نہ ہوئی ہو۔ وہ تمہاری طرف متوجہ ہوگا اور تمہاری دعا کا جواب دے گا اور ان تمام علمی کاوشوں میں جو تم اُس کے خاطر اور اس کی مخلوق کے خاطر اُٹھاؤ گے تمہارا ہادی اور تمہارا راہنما بن جائے گا۔ یہ ایک ایسا طریقِ عمل ہے جو حصولِ علم کی جدّ و جہد کو حقیقی کامیابی سے ہمکنار کرنے اور اسے مثمر ثمرات بنانے کے لحاظ سے بہت موزوں اور مناسب ہے۔

مَیں دعا کرتا ہوں کہ ہمارا رحمٰن و رحیم خدا ایک بہتر زندگی کے لئے ہماری کوششوں کا رُخ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مناسب سمت کی طرف پھیر دے۔ وہ اپنے فضل سے ہمیں ان غلطیوں سے بچالے جو ہم سے سرزد ہو سکتی ہوں اور ہماری ان غلطیوں کو معاف کر دے جو ہم سے سرزد ہو چکی ہوں۔ وہ ہماری اچھی نیّتوں اور نیک ارادوں پر نظر کرتے ہوئے ہماری حقیر کوششوں اور تھوڑے اعمال کو ہی اپنے فضل سے قبول فرمالے اور خواہ ہم اس کے مستحق ہوں یا نہ ہوں وہ محض اپنے فضل سے ہی ہمیں اپنی تائید و نصرت اور اپنی رضا اور اپنی خوشنودی سے نوازے۔ وہ ان لوگوں کے قلوب و اذہان میں دوبارہ جا داخل ہو جنہوں نے اسے بُھلا دیا ہے اور اپنے خیالات تک سے اسے باہر نکال دیا ہے۔ وہ انہیں اپنے آپ پر اور اُن اسباب پر جو انہیں حاصل ہیں بھروسہ کرنیکی حماقت اور اس کے بُرے انجام سے بچالے۔

اے قادر و عزیز خدا! اے تمام اشیاء اور ان کے خواص کے خالق! اے ہمارے ہادی و ناصر! حقیقی اور کارآمد علم کے دروازے ہمیشہ تیرے ہی فضل اور تیری رحمت کے نتیجہ میں کھُلتے رہے ہیں۔ اِن دروازوں کو ہم میں سے اُن پر کھول دے جو تلاشِ علم کی جدّوجہد میں پیچھے رہ گئے ہیں۔ اِن دروازوں کو ہم پر بھی کھول اور ہماری آئندہ نسلوں پر کھولتا رہیو تاکہ تیری پیدا کردہ ہر چیز کی ماہیت کو سمجھنے والی بصیرت ہمیں ملے، تاکہ ہم ہر اُس چیز سے آگاہ اور باخبر ہوں جسے تُو پسند کرتا اور جس سے تُو خوش ہوتا ہے اور تاکہ ہم ان راستوں پر چلیں جو اُن مقاصد کو پورا کرنے والے ہیں جن کی خاطر تُو نے ہمیں پیدا کیا ہے۔

اے ہمارے آقا اور اے ہمارے مالک! ایسا کر کہ ہم ایک دوسرے سے محبّت کرنے لگیں اور ایک دوسرے کی خدمت بجا لائیں۔ اور سب سے بڑھ کر ہم پر یہ فضل فرما کہ ہم تجھ سے محبت کرنیوالے ہوں اور ہمیں اپنا حقیقی عبد بننے کی توفیق عطا کر اور ایسا کر کہ ہم ہمیشہ ہی تیرے احسانوں کو یاد کر کے تیرے شکر گزار بندے بنے رہیں۔ اور ہم علم اور نئی دریافتوں کی تلاش کے اہل ثابت ہوں جس کی تڑپ اور لگن اپنے فضل اور اپنی حکمتِ بالغہ کے ماتحت تُو نے ہمارے اندر پیدا کی ہے۔ اور جو علم ہمیں حاصل ہو اور جو نئی دریافتیں ہم کریں وہ ہمیں ایک دوسرے کے قریب لانے میں اور تیرے مقاصد، تیری منشاء اور تیرے ارادہ کے آگے سرِ تسلیم خم کرنے میں ہمارے لئے ممد و معاون ثابت ہوں۔ آمین۔

اے خدا تُو ایسا ہی کر۔"

ماہنامہ تحریکِ جدید

- اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
- فتح اسلام کے رُوح پرور پیغام کا علمبردار
- جماعتِ احمدیہ کی اسلامی خدمات کا نقیب
- ایک علمی مجلہ
- ایک تبلیغی تحفہ

خود پڑھیئے اور اپنے دوستوں کے نام جاری کروائیے

انٹرویو

ایک مجاہدِ اسلام کے ساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(عطاء المجیب راشد)

خدمتِ اسلام کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دینا یا اس قربانی کے عزمِ صمیم کے ساتھ ہمیشہ ہمیش کے لئے اپنی زندگی وقف کر دینا کوئی معمولی بات نہیں۔ یہ موجودہ دَور کے اہم ترین تقاضوں میں سے ایک ہے جس کو پورا کرنے کی سعادت انہی کو عطا کی جاتی ہے جن کے ساتھ خدا کا خاص فضل شاملِ حال ہوتا ہے ؎

اللہ اگر توفیق نہ دے انسان کے بس کی بات نہیں

مکرم جناب مولانا انعام الدین صاحب فاضل سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا سے جب مَیں نے یہ پوچھا کہ آپ کے دل میں خدمتِ اسلام کا خیال کب اور کیسے پیدا ہوا؟ تو آپ نے فرمایا کہ میرے والد صاحب حضرت میاں عبدالغفور صاحب مرحومؓ (جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام کے زمرہ میں شامل تھے) کی یہ شدید خواہش اور تمنّا تھی کہ ان کا کوئی بچہ خدمتِ دین کرنے والا ہو۔ وہ ہمیشہ اس امر کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری سے دعا فرمایا کرتے تھے چنانچہ ان کی اس پاک خواہش اور متضرعانہ دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں خدمتِ اسلام کا جذبہ کچھ اِس طرح بیدار کیا کہ مَیں اس جذبہ سے سرشار ہو کر مدرسہ احمدیہ میں داخل ہو گیا۔ مولانا موصوف خدمتِ اسلام کے اس حسین آغاز کا ذکر کر رہے تھے اور مَیں یہ سوچ رہا تھا کہ اولاد کے خادمِ دین بننے میں انکے والدین کی صحیح تربیت اور متضرعانہ دعاؤں کا کتنا دخل ہوتا ہے!

آپ نے بتایا کہ ۱۹۲۸ء میں جبکہ مَیں مدرسہ احمدیہ کی چوتھی جماعت کا طالبعلم تھا مَیں نے خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کو دیکھا کہ گھوڑوں پر سوار احمدیہ چوک قادیان کی طرف تشریف لا رہے ہیں اور دونوں کے ہاتھ میں نیزے ہیں جو چمک رہے ہیں۔ مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھوڑے کی لگام کو پکڑ لیا۔ حضورؑ نے اپنے سفر کے بارہ میں فرمایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ مَیں دُنیا کو فتح کرنے کے لئے جا رہا ہوں۔ مَیں نے عرض کیا کہ حضور مجھے بھی ساتھ لے جائیں۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ وہاں چلے جائیں۔ مولانا نے بیان کیا کہ اس خواب سے مَیں نے سمجھ لیا کہ اس زمانہ میں خدمتِ اسلام کی بہترین صورت یہ ہے کہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے منشاء کے مطابق کام کیا جائے۔ چنانچہ اس خواب کے چھ سال بعد ۱۹۳۴ء میں جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت کے نوجوانوں کو خدمتِ اسلام کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کرنیکی تحریک فرمائی تو آپ نے فوراً اپنی زندگی وقف کر دی اور اس طرح تحریکِ جدید کے اوّلین واقفینِ زندگی میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کر لی۔

۹ جنوری ۱۹۳۵ء کو آپ کو نظامِ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے پہلی خدمت سپرد کی گئی۔ ابتداء میں قریباً ڈیڑھ سال تک آپ نے قادیان کے گرد و نواح میں مفوضہ فرائض کی سرانجام دہی میں گزارے آپ کو اعوان نامی گاؤں میں بطور طبیب کام کرنیکا بھی موقع ملا۔ ۱۹۳۸ء میں آپ تحریک جدید کے بورڈنگ میں بطور ٹیوٹر مقرر ہوئے جو ان دنوں براہِ راست حضورؓ کی نگرانی میں ہوتا تھا۔ یہ سلسلہ جون ۱۹۴۶ء تک جاری رہا۔ اس لحاظ سے قریباً آٹھ سال تک آپ کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خصوصی نگرانی میں کام کرنے کا موقع ملا۔

جون ۱۹۴۶ء میں آپ پہلی بار قادیان سے اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے سنگاپور جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ سنگاپور میں آپ کو ساڑھے تین سال تک تبلیغِ اسلام کا موقع ملا۔ اس زمانہ میں مکرم مولانا غلام حسین صاحب ایاز مرحوم سنگاپور مشن کے انچارج تھے۔ دسمبر ۱۹۴۹ء میں آپ سنگاپور سے انڈونیشیا تشریف لے گئے جہاں محترم مولانا رحمت علی صاحب مبلّغ انچارج تھے۔ ۱۹۵۰ء کے شروع میں آپ کی واپسی کے بعد مکرم مولوی سیّد شاہ محمد صاحب اس مشن کے انچارج مقرر ہوئے۔

انڈونیشیا میں قیام کے دوران محترم مولانا امام الدین صاحب کو سماٹرا کے حلقہ کا انچارج مقرر کیا گیا جہاں آپ نے قریباً ۸ سال تک تبلیغِ اسلام کا فریضہ ادا فرمایا۔ ابتدائی تین چار سال میں زیادہ تر جماعتِ احمدیہ کے افراد کو منظّم کرنے کا کام کیا گیا کیونکہ خانہ جنگی کی وجہ سے ملک میں ہر طرف افراتفری کا عالم تھا۔ تاہم اس عرصہ میں متعدد مساجد کی تعمیر بھی کی گئی۔ ان میں سے پاڈانگ کی مسجد خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔ یہ ایک وسیع مسجد ہے جس میں بیک وقت ایک ہزار آدمی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس عرصہ میں جلسے منعقد کرنے کی اجازت نہ تھی اس وجہ سے زیادہ تر انفرادی طور پر لوگوں تک پیغامِ حق پہنچایا جاتا رہا۔

۱۹۵۷ء میں آپ مرکز کی ہدایت کے مطابق جاوا تشریف لے گئے اور ۱۹۶۴ء تک وہاں خدمات بجالاتے رہے۔ اس عرصہ میں آپ نے مختلف جماعتوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں تھوڑا تھوڑا عرصہ قیام کیا اور جماعتی تربیت کے علاوہ تبلیغِ اسلام کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ زیادہ تر آپ کا قیام سرابایا اور بنڈونگ کے شہروں میں رہا۔ ۱۹۶۴ء میں آپ انڈونیشیا کے دارالحکومت جاکرتا چلے آئے جہاں ۱۹۶۷ء تک آپ نے انڈونیشیا کے رئیس التبلیغ کے طور پر کام کیا۔ اس عرصہ میں مکرم مولوی ابوبکر ایوب صاحب، مکرم میاں عبدالحی صاحب، مکرم مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری، مکرم مولوی محمد ایوب صاحب، مکرم مولوی ذینی دہلان صاحب، مکرم صالح شبیبی صاحب، مکرم مولوی محی الدین شاہ صاحب اور دوسرے لوکل مبلغینِ کرام کو آپ کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔ ستمبر ۱۹۶۷ء میں آپ مرکزِ سلسلہ ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ جون ۱۹۴۶ء سے ستمبر ۱۹۶۷ء کے عرصہ کے دوران ۱۹۵۲ء میں چند ماہ کے لئے آپ ربوہ تشریف لائے تھے اور اس عرصہ میں تحریکِ جدید کے تحت انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کے انچارج کے طور پر کام کرتے رہے۔ اس کے بعد ۱۹۶۰ء میں دوبارہ صرف چند ماہ کے لئے ربوہ آئے۔ اِس لحاظ سے مجموعی طور پر آپ کو کم و بیش بیس سال تک میدانِ تبلیغ میں کام کرنے کا موقع ملا ہے۔

"مولانا یہ فرمائیے کہ انڈونیشیا کی جن جماعتوں میں کام کرنے کا آپ کو موقع ملا ہے وہاں کے دوستوں کا اندازِ تبلیغ کیا ہے؟" میرے اِس سوال پر آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انڈونیشیا میں نہایت مخلص اور پُرجوش احمدی جماعتیں قائم ہیں۔ ان میں سے ہر فرد تبلیغ کی اہمیّت کو اچھی طرح سمجھتا ہے اور اپنے آپ کو احمدیت کا ایک مبلّغ تصوّر کرتا ہے چنانچہ ان میں سے اکثر دوست بہت تندہی کے ساتھ کام کرتے ہیں اور مرکزی مبلّغین کے ساتھ پورا پورا تعاون کرتے ہیں۔ انڈونیشین احمدی احباب کے اندازِ تبلیغ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ ہر جماعت یومِ تبلیغ مناتی ہے اور اکثر جگہوں پر احمدی دوست اپنے گھروں میں ہفتہ وار تربیتی اور تبلیغی جلسے منعقد کرتے ہیں پھر احمدی احباب اپنے غیر از جماعت دوستوں کو اپنے گھروں پر بُلا کر بڑی محبت کے ساتھ دوستانہ ماحول میں ان سے گفتگو کرتے ہیں جو بڑی مؤثر ثابت ہوتی ہے۔

تبلیغ کے ذرائع کا ذکر چل نکلا تو مَیں نے دریافت کیا کہ آپ کے مشاہدہ میں تبلیغ کا سب سے مؤثر ذریعہ کونسا ہے؟ آپ نے بتایا کہ انفرادی طور پر احباب سے رابطہ اور محبّت و پیار سے گفتگو کرنا بہت اچھا طریق ہے۔ اگر اپنے دوستوں کو گھر میں مدعو کر کے مختلف اُمور پر تبادلہ خیالات کیا جائے تو اس سے بہت اچھے نتائج پیدا ہوتے ہیں۔

"اِس سلسلہ میں تبلیغی لٹریچر کی کیا اہمیت ہے؟"

آپ نے بتایا کہ جماعتِ احمدیہ کی طرف سے شائع کیا جانے والا لٹریچر بہت مقبول اور مفید ثابت ہو رہا ہے۔ خاص طور پر اعلیٰ تعلیمیافتہ طبقہ میں اسکی مانگ روز بروز زیادہ ہوتی جا رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا ترجمہ بہت مقبول ہے۔ علاوہ ازیں تفسیر القرآن انگریزی علمی حلقوں میں بڑی پسند کی جاتی ہے۔ وہ لوگ جو جماعت کے لٹریچر کو پڑھتے ہیں بہت اچھا اثر لیتے ہیں اور ان کی بہت سی غلط فہمیاں دُور ہو جاتی ہیں۔ آپ نے مزید بتایا کہ انڈونیشیا سے جماعت کا ایک رسالہ "سینار اسلام" کے نام سے شائع ہوتا ہے۔

"اِس نام کا ترجمہ؟"

"اسلام کی کرن اور روشنی"

واقعی جماعتِ احمدیہ کی طرف سے شائع ہونیوالے تمام اخبارات و رسائل اور کتب آفتابِ اسلام کی کرنوں کی مانند ہیں کیونکہ ان کے ذریعہ باطل کی ظلمتیں کافور ہوتی ہیں اور دہریت و الحاد کے تاریک گوشے اسلام کے نُور سے منوّر ہو جاتے ہیں۔

میرا اگلا سوال یہ تھا کہ انڈونیشیا میں احمدیوں کی تعداد کتنی ہو گی؟

سوال سُنتے ہی مولانا موصوف کے چہرے پر خوشی اور بشاشت کی لہر دوڑ گئی۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا چشمِ تصوّر میں وہ انڈونیشیا کی ان مخلص جماعتوں کو دیکھ رہے ہیں جن کی تعداد ہزاروں سے تجاوز کر چکی ہے۔ آپ نے بتایا کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے انڈونیشیا میں اتنی کثرت سے لوگ جماعتِ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں کہ اب متعدد گاؤں ایسے ہیں جن کا ایک فرد بھی احمدیت کی نعمت سے محروم نہیں تاہم یہ بتانا مشکل ہے کہ احمدی احباب کی معیّن تعداد کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب اِس علاقہ میں بے شمار احمدی ہیں اور انڈونیشیا کی جماعت بیرونِ پاکستان کی جماعتوں میں سے صفِ اوّل کی جماعتوں میں شمار ہوتی ہے اور اپنی تعداد اور قربانیوں کے لحاظ سے دیگر ممالک کے لئے بطور مثال پیش کی جا سکتی ہے۔ مولانا امام الدین صاحب نے اِس بات کی مزید وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ انڈونیشیا کی جماعت کے احباب ہر مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتے ہیں۔ ان میں ایسے احباب کی کثرت ہے جو نظامِ وصیّت میں شامل ہیں۔ اور وہ جو ابھی اِس سعادت سے محروم ہیں مختلف تحریکات میں شمولیّت کے اعتبار سے ان کی قربانی کا معیار بھی مثالی ہے۔ ایسی بے شمار مثالیں ہیں کہ جب ان کے سامنے کوئی مالی تحریک کی گئی تو جن کے پاس روپے تھے انہوں نے نقد ادائیگی کر دی اور جن کے پاس روپے نہ تھے انہوں نے بھی اس تحریک پر لبّیک کہتے ہوئے اپنی جائداد کا کوئی حصّہ یا اپنی زمین کا کوئی ٹکڑا اس مد میں پیش کر دیا۔ مستورات اپنے زیور اُتار کر راہِ خدا میں قربان کر دیتی ہیں۔ سچّی بات تو یہ ہے کہ ان جماعتوں کے قربانی کے اِس جذبہ کو دیکھ کر رشک آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اپنے ہاتھ سے قائم کردہ اِس سلسلہ کو کیسے کیسے مخلص، جانثار اور فدائی عطا کئے ہیں!

"مبلّغینِ کرام کو جو اپنے وطن سے ہزاروں میل دُور ہوتے ہیں کئی موقعوں پر مشکلات تو پیش آتی ہوں گی؟" مَیں نے پوچھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"بسا اوقات مبلّغین کو وقتی طور پر بعض پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن مبلّغینِ کرام کی زندگی کا یہ پہلو بہت ہی ایمان افروز اور حوصلہ افزا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین اسلام کے ان ادنیٰ خدام کی ہر قدم پر تائید و نصرت کرتا ہے اور نہ صرف ان کی مشکلات کو دُور کر دیتا ہے بلکہ ان کی ضروریات کو ایسے رنگ میں خود ہی پُورا کرتا ہے کہ ظاہر بین نگاہ اس کا تصوّر بھی نہیں کر سکتی۔"

مولانا بڑی تفصیل سے بتا رہے تھے کہ جب بھی مبلّغ کو کوئی پریشانی لاحق ہوتی ہے یا جماعت کو بحیثیتِ مجموعی کوئی مشکل پیش آتی ہے تو خدا تعالیٰ کی طرف سے تائید و نصرت کا غیبی ہاتھ حرکت میں آتا ہے اور مخالفین کے ہر ارادہ کو ناکام بنا کر جماعت کی حفاظت کرتا ہے۔ یہ خدائی مدد اغیار کی نظر میں اتنی غیر متوقع اور ناممکن الوقوع ہوتی ہے کہ اس کے ظہور کے بعد انہیں یہ یقین کرنا پڑتا ہے کہ اِس جماعت پر خدا کا ہاتھ ہے۔ خدا کی اس مدد اور نصرت کو جذب کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ وہ درد بھری دعائیں ہیں جو مشکلات کی ان گھڑیوں میں آستانۂ الٰہی پر کی جاتی ہیں۔

"قبولیّتِ دعا کے بے شمار شیریں پھل آپ نے بھی کھائے ہوں گے اِس سلسلہ میں کوئی ایک واقعہ؟"

مولانا سوچ میں پڑ گئے کہ مَیں کس واقعہ کو بیان کروں اور کس کو چھوڑوں۔ کافی سوچ کے بعد کہنے لگے کہ جماعتی طور پر تائید و نصرتِ الٰہی کے واقعات تو بہت ہیں اور کافی تفصیل چاہتے ہیں اِس وقت مَیں ایک ذاتی نوعیت کے واقعہ کا ذکر کرتا ہوں۔ سماٹرا میں قیام کے دوران ایک موقع پر اپنی اہلیہ کی لمبی بیماری کے اخراجات کی وجہ سے مجھے سخت مالی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ ایک جرمن ڈاکٹر کروسے میری بیوی کا معالج تھا اور ۴۰ روپے کے قریب رقم کا بِل واجب الادا تھا۔ اس سے قبل ڈاکٹر نے بِل کا مطالبہ تک نہیں کیا تھا کیونکہ اسے پورا پورا اعتماد تھا کہ مَیں جب کہوں گا میری رقم ادا ہو جائے گی۔ اب اس نے بتایا کہ وہ کل شام اپنے وطن واپس جا رہا ہے اِس لئے بِل کی رقم فوری ادا کی جائے۔ ادھر میری یہ حالت تھی کہ بِل ادا کرنے کے لئے رقم موجود نہ تھی اور نہ ہی رقم حاصل کرنے کی کوئی ظاہری صورت نظر آتی تھی۔ عجیب پریشانی کا عالم تھا اور کچھ سمجھ نہ آتا تھا کہ کل دوپہر تک اِس رقم کا بندوبست کس طرح ہو گا۔ مَیں نے اپنی اِس ضرورت کا ذکر جماعت کے کسی دوست سے کرنا مناسب نہ سمجھا۔ جب رات ہوئی تو مَیں نے نمازِ تہجّد میں نہایت عاجزی اور انکساری سے اپنی یہ ضرورت قاضی الحاجات کے حضور پیش کر دی اور جس طرح بعض اوقات بچّہ اپنے والد کے سامنے ضِد کر کے چیز مانگتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ چیز ابھی ملنی چاہیئے اسی طرح مَیں نے بھی نہایت درد اور یقین بھرے دل کے ساتھ اپنے مولیٰ کے حضور یہ التجا کی کہ کل ظہر کی نماز سے پہلے پہلے میری اِس ضرورت کو پورا فرما

Digitized by Khilafat Library Rabwah

—— خدا کا کرنا کیا ہوا کہ اگلے روز بعض مصروفیات کی وجہ سے وقتی طور پر اِس ضرورت کا خیال میرے ذہن سے نکل گیا اور مَیں دوپہر تک بعض کاموں میں مصروف رہا اور رقم حاصل کرنے کے لئے کوئی کوشش نہ کر سکا۔ ظہر کی اذان ہوئی اور پھر نماز کے لئے صفیں درست کر لی گئیں۔ تکبیر بھی کہی جا چکی تھی اور مَیں نماز شروع کرنے کے لئے ہاتھ اُٹھانے ہی والا تھا کہ باہر صحن سے ایک احمدی دوست نے بآوازِ بلند یہ اطلاع دی کہ موٹر میں ایک مہمان آئے ہیں اور ملنا چاہتے ہیں۔ مَیں نے یہ خیال کر کے کہ اگر مَیں نے نماز شروع کر دی تو اس مہمان کو بہت انتظار کرنا پڑیگا اور نہ معلوم انہیں کیا ضروری کام ہو۔ یہی مناسب سمجھا کہ پہلے ان سے بات کر لوں۔ باہر آیا تو دیکھا کہ پاڈانگ کے ایک سکھ تاجر کھڑے ہیں۔ انہوں نے ایک لفافہ میرے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا "مَیں ابھی ابھی تین ماہ کے بعد میزان (MEEZAN) (شمالی سماٹرا) سے بذریعہ ہوائی جہاز آیا ہوں اور ہوائی اڈہ سے سیدھا آپ کے پاس آرہا ہوں۔ یہ لفافہ آپ کے لئے ہے"۔ یہ کہا اور چل دیئے۔ مَیں نے لفافہ لیا اور لے کر مصلّی کے نیچے رکھ کر نماز پڑھانی شروع کر دی۔ میرا خیال تھا کہ اس لفافہ میں میزان سے ہمارے کسی احمدی دوست کا خط ہو گا لیکن میری حیرانی اور خوشی کی کوئی انتہاء نہ رہی جب نماز سے فارغ ہونے کے بعد مَیں نے لفافہ کھولا تو اس میں سے چار پانچ ہزار روپے کے کرنسی نوٹ نکلے —— اور خط کوئی نہ تھا۔ شام کو وہ تاجر دوبارہ آیا تو اس نے بتایا کہ جب مَیں میدان سے روانہ ہونے لگا تو جہاز میں میرے دل میں غیر معمولی طور پر یہ تحریک ہوئی کہ مجھے آپ کی خدمت میں کوئی تحفہ یا نذرانہ پیش کرنا چاہیئے۔ جتنی رقم اس وقت میری جیب میں تھی وہ مَیں نے پیش کر دی ہے اسے آپ قبول فرمائیں۔ مولانا نے فرمایا کہ اب بھی جب مَیں اِس واقعہ کو سوچتا ہوں تو دل آستانۂ الوہیت پر شکر کے جذبات سے جُھک جاتا ہے کہ کس طرح میرے خدا نے میری دعا کو سُنا اور ایک غیر مسلم کے دل میں تحریک کر کے میری ضرورت کو پُورا کروا دیا۔ اور میری التجا اور دعا کے عین مطابق ظہر کی نماز سے چند سیکنڈ قبل معجزانہ طور پر رقم کا انتظام کر دیا۔

محترم مولانا امام الدین صاحب اِن دنوں مرکزِ سلسلہ میں مفوضہ خدمت بجا لا رہے ہیں مَیں نے ان کے آئندہ پروگرام کے بارہ میں دریافت کیا تو کہنے لگے

"مَیں خدمتِ سلسلہ کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔ میرے بارہ میں حضور کا جو بھی ارشاد ہو گا اس کے مطابق عمل ہو گا"۔

خدمتِ دیں کو اِک فضلِ الٰہی جانو
اس کے بدلہ میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم چوہدری شبّیر احمد صاحب

دردِ میرے لئے سامانِ ضیافت ہی رہا

دِل بصد شوق گرفتارِ محبّت ہی رہا
یُوں مرے سَر پہ سدا سایۂ رحمت ہی رہا

ہوشمندوں کو گوارا نہیں رُسوا ہونا
تیرے دیوانوں کو یہ باعثِ عزّت ہی رہا

بوالہوس بیٹھ گیا صحنِ چمن میں جا کر
رہروِ شوق مگر محوِ مسافت ہی رہا

بستی بستی تیرے پیغام کو پہنچائیں گے
موجزن دِل میں سدا جوشِ اشاعت ہی رہا

کاش ہو جائے یہ عرفان نصیبِ مسلم
باعثِ شوکتِ دیں نُورِ خلافت ہی رہا

سالکِ راہ کو مطلوب نہیں نام و نمود
زاہدِ خشک مگر طالبِ شہرت ہی رہا

شیخ نے سایۂ محراب میں راحت پائی
ہم کو مجنوں کی طرح شوقِ شہادت ہی رہا

شوخیٔ دِل ہو ملاحظہ کہ حضورِ باری
تھا گنہگار مگر طالبِ جنّت ہی رہا

جب سے شبّیر مجھے چوٹ لگی ہے دِل پر
دردِ میرے لئے سامانِ ضیافت ہی رہا

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھول

جس صحرا میں کھلنے سے بھی پہلے مُرجھا جائے پھول
اُس صحرا میں کانٹوں کو بھی آپ بنا کر آئے پھول

لوگوں نے تو اینٹ اور پتھر ان کا مقدّر جانا تھا
آپ کی چشمِ لُطف و کرم نے ہنس ہنس کر برسائے پھول

تاروں نے ہر نقشِ قدم پر رشک کیا، حیران ہوئے
باتوں کی بھینی بھینی خوشبو سے بہت شرمائے پھول

اَب خوش ہیں قرآن کا گلشن ان کے گھر میں مہکا ہے
کب تک وہ دامن میں رکھتے بائبل کے کملائے پھول

کاش نسیم کو آپ دُعا دیں اور وہ ایسا ہو جائے
اُس کی آنکھوں سے گرتے ہی ہر آنسو بن جائے پھول

موازنۂ مذاہب

تجرّد کے خلاف احتجاج

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُدھر ڈچ پیسٹرل کونسل (Dutch Pastoral Council) نے یہ تجویز پیش کی کہ رومن کیتھولک پادریوں کی مرضی پر یہ بات چھوڑ دینی چاہیئے کہ وہ تجرد کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں یا شادی کر کے مذہب کی خدمت میں زندگی گزارنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور اِدھر پوپ نے فیصلہ کر دیا کہ نہ صرف تجرد ایک ضروری شرط کے طور پر پادریوں کے ساتھ چپکا رہے گا بلکہ ہر پادری کو سال میں ایک بار اِس عہد کو دُہرانا پڑے گا کہ وہ تجرد ہی کی زندگی بسر کرے گا ــــ اور یہ عہد ہر سال کی مقدس جمعرات ــــ جس روز کیتھولک عیسائیوں کے مطابق حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے پادریوں کی تنظیم کی بنیاد رکھی تھی ــــ کے روز دُہرایا جایا کرے گا۔

کیتھولک پادری نہایت سنجیدگی کے ساتھ یہ یقین رکھتے ہیں کہ مذہب کی خدمت تو اپنی جگہ پر ہے اور اس کے لئے وہ جان کی بازی تک لگا دینے سے گریز نہ کریں گے لیکن تجرد کی زندگی کا مطالبہ دینِ عیسوی کی کوئی بنیادی شرط نہیں ہے ــــ یہ بات خدا کو نہیں بلکہ انسان کو راضی کرنے کا ایک ذریعہ ہے اور بے وجہ پادریوں کی ذہنی آزادی پر پہرہ بٹھا دینے والی بات ہے۔ ان کا خیال ہے کہ اس سے ذمّہ داریوں کے نبھانے میں روک پیدا ہوتی ہے اور خدا کے دین کی خدمت کے جذبے میں کمی آتی ہے۔

اگرچہ یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ ان پادریوں کی تعداد کیا ہے جو تجرد کی زندگی سے تنگ آ کر پادریت سے استعفیٰ دے چکے ہیں (یہ استعفیٰ ذہنی ہوتا ہے کیونکہ ان میں سے اکثر رخصت پر جاتے ہیں اور پھر واپس نہیں آتے اور نہ ہی واپس نہ آنے کے ارادہ کی اطلاع دینا ضروری خیال کرتے ہیں) لیکن اندازہ لگانے کے لئے ایک سال کے اعداد و شمار جو پوپ کے دفتر نے مہیّا کئے ہیں سامنے رکھے جا سکتے ہیں۔ گزشتہ سال چھ ہزار پانچ سو عورت پادریوں (Nuns) نے پادریت کو خیرباد کہا۔ اور جہاں تک مرد پادریوں کا تعلق ہے دس ہزار کی تو باقاعدہ درخواستیں آئی ہوئی ہیں۔ اور یاد رہے کہ درخواست دینے والے کم ہوتے ہیں اور بھاگ جانے والے زیادہ۔

امریکہ میں تو اب ایک ایسی انجمن بھی وجود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں آچکی ہے جو "بھاگے" ہوئے پادریوں کے لئے زندگی کے دوسرے شعبوں میں جگہ اور کام کی تلاش میں مدد دیتی ہے۔ یہ انجمن گویا "مہاجرین" کی آبادکاری کا کام کرتی ہے۔ اِس کا نام ہے Bearings for Re-establishment ۔ یہ انجمن ہر ماہ اوسطاً ۱۶۵ (ایک سو پینسٹھ) افراد کو کام دلاتی ہے۔ گویا بھاگے ہوئے پادریوں میں سے تقریباً دو ہزار کے لئے ہر سال آبادکاری کا انتظام کرتی ہے۔

کیتھولک پادری آج سے پہلے بھی پادریت کو خیرباد کہہ جایا کرتے تھے لیکن آج جس طرح فوج در فوج وہ تجرد کی زندگی سے تنگ آکر پادریت کو خیرباد کہہ رہے ہیں ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا۔ اب تو وہ نہ صرف خود پادریت کو خیرباد کہہ جاتے ہیں بلکہ ہر ممکن طریق سے دوسروں کو بھی ورغلاتے ہیں۔ ایک عورت پادری مونیکا بالڈون (Monica Baldwin) نے پادریت کو خیرباد کہہ کر ایک کتاب تصنیف کی جو چھپتے ہی بہترین بکنے والی کتاب بن گئی اس کا نام ہے I leap over the wall "میں دیوار پر سے چھلانگ لگاتی ہوں"۔

پوپ کا کہنا ہے کہ تجرد کی زندگی کا عہد ہمارے تاج میں جڑا ہوا ایک ہیرا ہے۔ پادری کہتے ہیں کہ نہیں جناب یوں نہیں بلکہ تجرد کی زندگی کا عہد کانٹوں کا ایک تاج ہے جو پادریوں کو پہنا دیا جاتا ہے۔

عیسائیوں کا کہنا ہے کہ حضرت مسیح ناصری غیر شادی شدہ تھے۔ اگرچہ ان کے اکثر حواری شادی شدہ تھے۔ پادریوں کے لئے تجرد کی زندگی اِس لئے ضروری قرار دے دی گئی کہ مرد اور عورت کے تعلقات کو — شادی شدہ مرد اور عورت کے تعلقات کو بھی — ہمیشہ حقارت کی نظر سے دیکھا گیا ہے۔ سینٹ آگسٹائن (St. Augustine) جنہیں عیسائیت کے حلقوں میں بہت بڑا درجہ حاصل ہے ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ میرے خیال میں انسان کو بلندیوں سے نیچے لانے میں سب سے زیادہ ہاتھ عورت ہی کا ہے۔

سب سے پہلے ۱۰۱۸ء میں پوپ بینے ڈکٹ ہشتم (Benedict VIII) نے فیصلہ صادر کیا تھا کہ پادریوں کے لئے تجرد ضروری ہے۔ اس کے بعد ۱۱۲۳ء میں پہلی سینٹرن کونسل نے اِس فیصلہ کی تصدیق کر دی لیکن کہا جاتا ہے کہ اِس فیصلہ کی پابندی کروانا ایک نہایت ہی مشکل کام تھا۔ پادری حتّٰی کہ پوپ بھی یا تو شادی کر لیتے تھے یا بغیر شادی کے عورتوں سے تعلقات قائم کر لیتے تھے۔

بات دراصل یہ ہے کہ مذہب میں غیر فطرتی اُمور کو داخل کرنے سے نہ صرف یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ اب اس مذہب کو اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل نہیں ہے بلکہ اس مذہب کے پیروکاروں کو بھی اس سے بیزاری کا سامان مہیّا کر دیا جاتا ہے۔

کتنی حسین ہے اسلام کی یہ تعلیم کہ مرد عورت سے سکون حاصل کرتا ہے (اور عورت مرد سے) اور رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ نکاح

میری سُنّت ہے اور جو اس سے مُنہ موڑتا ہے اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ شادی نصف ایمان کی تکمیل کا باعث ہے۔

(اِس مضمون کا مواد امریکہ کے ہفتہ وار رسالہ ٹائم (TIME) (۲۳-۲-۱۹۷۰) سے لیا گیا ہے)۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خیر باد

یوں تو عیسائیوں کے تمام فرقے خوب منظم ہیں لیکن کیتھولک تو بہت ہی زیادہ مضبوط تنظیم رکھتے ہیں۔ ہر نئے کیتھولک ممبر کا نام رجسٹر میں لکھا جاتا ہے اور اِس طرح ہر وقت وہ یہ بتا سکتے ہیں کہ ان کی کُل ممبر شپ کتنی ہے۔ پہلے سے کم ہے یا زیادہ۔ امریکہ میں جو حال ہی میں کیتھولک ڈائریکٹری چھپی ہے جس میں امریکہ کے کیتھولک ممبروں کی تعداد دی ہوئی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب سے یہ ریکارڈ رکھے جانے لگے ہیں اُس وقت سے لے کر اَب تک پہلی دفعہ گزشتہ سال ان کی تعداد میں اضافہ کی بجائے کمی واقعہ ہوئی ہے۔ کمی کی دو وجوہات بیان کی گئی ہیں ایک تو یہ کہ نسبتاً کم لوگ کیتھولک فرقہ میں داخل ہوئے اور دوسری وجہ یہ کہ کیتھولک فرقے کے ممبروں میں سے بہت سے افراد نے اپنے نوزائیدہ بچوں کو فرقے کے رجسٹروں میں درج نہیں کرایا۔ پہلی وجہ بھی خاصی اہمیت کی حامل ہے کیونکہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اب لوگ کیتھولک فرقے میں کم داخل ہوتے ہیں لیکن دوسری وجہ اس سے بھی زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ دوسری وجہ کا دراصل مطلب یہ ہے کہ کیتھولک والدین کیتھولک فرقے سے بیزار ہیں اور اپنے بچوں کو اس میں شامل کرنے کے لئے تیار نہیں۔

گویا کیتھولک فرقے میں لوگ داخل بھی کم ہوتے ہیں۔ جو داخل ہیں وہ بھی اس سے بیزار ہو رہے ہیں۔ اور نوزائیدہ بچے بھی اس کی ممبر شپ کی تعداد میں کمی کا باعث ہو رہے ہیں۔

اتفاق و اتحاد کی خاطر (بقیہ صـ۲۲)

کا یہ کھلا ہوا ورق ہے کہ اتفاق و اتحاد کی وہی کوششیں بارآور ہوتی ہیں جن کی پشت پر خدائی ہاتھ ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کوئی ہفتہ دعا و اجتماع نہیں منایا تھا خدائی تصرف سے باہم محبت و عقیدت کے جذبات پیدا ہو گئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جو غیر معمولی انقلاب پیدا ہوا اور قبائلی تعصب میں اندھے ایک دوسرے کے خون کے پیاسے جس طرح اس خدائی قرنا کی برکت سے بنیانِ مرصوص ہو گئے ایک بحر العقول امر ہے۔ اسی نعمتِ عظمیٰ کے ذکر میں قرآنِ مجید فرماتا ہے کہ دنیا بھر کے خزانوں کے ذریعہ باہم پیار و محبت کے جذبات پیدا نہیں کئے جا سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ مذاہب کی تاریخ کا یہ باب پھر دُہرایا جا رہا ہے۔ اس مامورِ زمانہ کی برکت سے ہمارے اندر جماعتی رُوح اور اتفاق و اتحاد پیدا ہو چکا ہے جس کیلئے دنیا کسی بھوکے اور پیاسے کی طرح متلاشی و سرگرداں ہے۔

خدا تعالیٰ ہمارے جماعتی اتحاد اور مرکزِ اتحاد خلافت کو ہمیشہ قائم رکھے۔ آمین۔

اتّفاق و اتّحاد کی خاطر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرّم مولانا عبدالباسط صاحب مبلّغ تنزانیہ)

عیسائی دنیا کی گوناگوں مشکلات و اختلافات اور روز افزوں بے چینی کو دُور کرنے کے لئے مختلف اوقات میں کئی قسم کی کوششیں بروئے کار لائی جاتی رہی ہیں۔ انہی کوششوں میں سے ایک پچھلے دنوں "ہفتۂ دعا" منانے کی صورت میں دیکھنے میں آئی۔ اس ہفتہ میں مختلف عیسائی فرقوں نے باہم مل جل کر کام کرنے کے لئے دعائیں اور کوششیں کیں۔ کمپالہ کے St. Dr. JOHN میں Francis Chapel MBiTT نے مختلف فرقوں کے نمائندوں کے سامنے جو تقریر کی اس کے بعض حصّے کئی لحاظ سے قابلِ توجہ ہیں۔

ڈاکٹر موصوف نے پیدائش ۱/۲۶ پڑھنے کے بعد کہا۔

عیسائی بھائیو! ہم آج یہاں اس طرح جمع ہوئے ہیں جیسے لائبریری میں کتابیں رکھی ہوتی ہیں جن میں سے ہر کتاب اپنے ناشر کا نشان لئے ہوئے ہوتی ہے۔ ہم میں سے ہر شخص بھی نمایاں طور پر اپنے ساتھ کیتھولک اینگلیکن۔ چرچ آف یوگنڈا۔ بپٹسٹ۔ سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ وغیرہ چرچوں سے نسبت رکھتا ہے لیکن مسیح سے نسبت کو ہم پسِ پُشت ڈال چکے ہیں۔ یہ صورت ہرگز مناسب نہیں ہے۔

ہم میں سے ہر ایک جانتا ہے کہ قریباً ایک ہزار سال سے عیسائی دُنیا تشتت و افتراق کا شکار ہو چکی ہے۔ گزشتہ دو سال سے اس صورت کو تبدیل کرنیکی کوششیں جاری ہیں۔ اِس سلسلہ میں ترقی ۔ اگر ہوئی ہے ۔ افسوسناک حد تک ناقابلِ ذکر ہے۔ ہمیں "ہفتۂ دعا" کی قدر و قیمت کے متعلق غور کرنا چاہیئے۔ دیکھا یہ گیا ہے کہ جونہی یہ ہفتہ ختم ہوا ہم پھر بالکل مشینی انداز میں سال بھر اپنی پُرانی ڈگر پر ہی چلتے رہتے ہیں۔ یہ صورتِ حال نتیجہ خیز نہیں ہے۔ ہم نے اپنے آپ کو اِس حد تک موجودہ اختلاف و انشقاق کا خوگر کر لیا ہوا ہے کہ دراصل یہ ہفتہ اجتماع و دعا بھی اس اختلاف کیلئے جسے ہم چھوڑنا نہیں چاہتے بطور ایک ڈھال کے استعمال کرتے ہیں گویا یہ ہفتہ ایک پناہ گاہ ہے جس کی آڑ میں ہم اپنے اختلافات کو زیادہ کرنے اور پھیلانے میں مصروف ہیں۔ یہ صورت مفید نہیں ہو سکتی۔

موجودہ صورت میں ہم دُنیا کو اتفاق و اتحاد اور اخوت اور قبائلی و نسلی و دیگر اختلافات کو ختم کرنیکی طرف دعوت نہیں دے سکتے کیونکہ خود ہم ۔ جو دنیا کے لئے بطور مرکز ہیں ۔ باہم متفق و متحد نہیں ہیں۔ یہ صورتِ حال ایک چیختے زدہ چہرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی بدنمائی سے بھی زیادہ خراب و بُری ہے۔

بائیبل کہتی ہے کہ چرچ مسیح کی دلہن ہے لیکن ہمارے اختلاف نے — بالکل خلافِ عقل مسیح کی متعدد دلہنیں بنادی ہیں گویا عملاً ہم نے مسیح کو ہزاروں بیویوں کا شوہر بنا دیا ہے جن میں سے ہر ایک اپنے خاوند پر برابر کا حق جتلاتی ہے۔ یہ صورت قطعاً غیر پسندیدہ ہے۔

سال میں صرف ایک ہفتہ تو بہت تھوڑا ہے باقی اکاون ہفتے اختلاف کو بڑھانے میں صَرف ہو جاتے ہیں کیا اس کا کوئی بہتر نتیجہ نکل سکتا ہے۔ ایک اَور لحاظ سے ہم یہاں کتابوں کی طرح نہیں بلکہ اِس طرح جمع ہوئے ہیں جیسے کسی پارک میں سَیر کرنیوالے ہوتے ہیں جو محض ایک دوسرے کو دیکھنے اور پسند یا ناپسند کا خیال ظاہر کرتے ہوں لیکن منگنی کی سی اِس صورت کو لمبا کرتے چلے جانیکی عیاشی ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ اگر ہماری محبت واقعی سچّی ہے تو اس کا نتیجہ شادی کی شکل میں ظاہر ہونا چاہیئے۔

"بگ بین" کے متعلق ایک کہانی بیان کی جاتی ہے کہ اس نے "پی سا" کے جُھکے ہوئے مینار کو شادی کی درخواست کی جس کے جواب میں اس نے کہا کہ "جناب اگر آپکو فرصت ہو تو مَیں تو پہلے ہی راغب ہوں"۔ لیکن ہم سب جانتے ہیں کہ "بگ بین" کی ابھی تک شادی نہیں ہوئی اور 'پی سا' کا جُھکا ہوا مینار شادی کی عمر سے کہیں زیادہ بوڑھا ہو چکا ہے عیسائی دنیا کے اتحاد کی بھی یہی حالت ہے۔ اگر کسی ایک فرقہ کو کچھ فرصت ہے تو دوسری طرف رغبت نہیں ہے اور اگر کسی ایک فرقہ کو رغبت ہے تو دوسری طرف فرصت نہیں ہے (TARGET 6.2.70)

اتفاق و اتحاد کیلئے انسانی کوششیں اور انکے نتائج پادری موصوف کی تقریر کے مندرجہ حصّوں سے نمایاں ہیں۔ مذہب کی تاریخ

(باقی صفحہ ۲۰ پر)

مفید اور مؤثر دوائیں

نُور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور تندرستی کے لئے مفید ترین جڑی بُوٹیوں کا جوہر، آنکھوں کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ بچّوں، عورتوں اور مَردوں سب کے لئے مفید۔

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

تریاقِ اٹھرا

اسقاطِ حمل، بچّوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا یا کمزور رہنے کے لئے مفید عام گولیاں۔

قیمت مکمل کورس پندرہ روپے

نُورِ نظر

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی بہترین تجویز قیمت مکمل کورس پچیس ۲۵ روپے۔

سُرمہ خورشید

دُھند، غبار، خارش، کُکرے، موتیابند اور دیگر امراضِ چشم کیلئے اکسیر اور لاجواب۔ قیمت ۷۵ پیسے

خورشید یونانی دواخانہ ربوہ۔ فون ۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں!

بیاہ شادی کیلئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

اور

چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہِ قائدِ اعظم لاہور۔ فون ۵۲۶۲۳

ھوالشافی

بے بی ٹانک

مکرم چوہدری احمد علی صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ تحریر فرماتے ہیں:

"مکرم ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی کا "بے بی ٹانک" میں دس سال سے بچوں کو دانت نکالنے کے دوران استعمال کروا رہا ہوں۔ اپنے اور دیگر عزیزوں کے بچوں کو استعمال کروایا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مفید پایا ہے۔ بچے عموماً محسوس تک نہیں کرواتے کہ دانت نکال رہے ہیں۔ نہ اسہال آتے ہیں نہ آنکھیں دکھتی ہیں۔ عام صحت بھی معمول کے مطابق رہتی ہے۔ دانت بڑی آسانی سے نکل آتے ہیں"۔ بڑا پیکنگ تین روپے چھوٹا پیکنگ سوا روپیہ۔

کیور میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

ھُوَالشَّافِی خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ ھُوَالنَّاصِر

روگ کا سوگ نہ کر!

دمہ ضیق النفس اور بلغمی کھانسی کی بیماریوں سے مایوس نہیں ہونا چاہئے!

کیونکہ

اِس بیماری کا فوری اور زود اثر مکمل علاج ہمارے ہاں کئی سالوں سے متواتر کیا جاتا ہے جس سے بفضلِ خدا ہزاروں مریض صحتیاب ہو چکے ہیں۔ لہٰذا اگر خدانخواستہ آپ یا آپ کا کوئی عزیز دوست دمہ یا بلغمی کھانسی کی بیماری کا علاج کروا کر ہر طرف سے مایوس ہو چکا ہو تو آج ہی تسلی بخش اور مجرب علاج کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھیں

ماہرِ معالج امراضِ دمہ بلغمی کھانسی غیر خادمِ خلق ڈاکٹر نثار احمد ناگوی (شیر روڈ والے)

غلام محمد آباد شاہی چوک محلہ دار الفضل ڈی ۱۳۵۷ شہر لائلپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغی رسالہ

ماہنامہ **الفرقان** ربوہ

ضرور خریدیں

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابلِ قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اسکی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے فضائل اور محاسن پر بہت اچھے پیرایہ میں بحث کی جاتی ہے۔"

سالانہ چندہ ۶ روپے (مینیجر الفرقان ربوہ)

روزنامہ ربوہ

الفضل

ہمارا آپ کا اور سب کا اخبار ہے

اِس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے اقتباسات، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے رُوح پرور خطبات، علماءِ سلسلہ کے اہم مضامین، بیرونی ملکوں میں جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور اہم ملکی اور عالمی خبریں شائع ہوتی ہیں۔ آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں، دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔ اِس کی توسیع اشاعت جماعتی فرض ہے۔

سرزمینِ قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

دوائی خاص
زنانہ امراض کا واحد علاج
دو اونس کی قیمت چھ روپے

قدیمی اوّلین شہرۂ آفاق
حبّ اٹھرا جسٹڈ
مکمل کورس بیس روپے

زود جامِ عشق
طاقت کی لاثانی دوا
قیمت ۶۰ گولی سولہ روپے

حبِّ مفید النساء
بے قاعدگی کا بہترین علاج
پانچ روپے

ہمارا اصول
صاف ستھرے اجزاء — دیانتدارانہ دواسازی
عمدہ پیکنگ — غریبانہ قیمت — مخلصانہ مشورہ
اور
اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپکی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں

نرینہ اولاد گولیاں
انعامِ خداوندی
قیمت فی کورس پندرہ روپے

حبِّ مسان
سوکھے کی مجرّب دوا
تین روپے

معین الصحت
تلی، جگر، خرابیٔ جگر اور یرقان کا علاج
پانچ روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ